MARKAZ-UL-IFTA WAL IRSHAD
GHURFA TUS SALIKEEN
GULISTAN-E-JOHAR KARACHI

مرکز الافتاء والارشاد
غرفۃ السالکین، گلستان جوہر، کراچی

متفرق مسائل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام ان مسائل کے بارے میں (1) لڑکی والوں کی طرف سے بارات یا رخصتی کے موقع پر لڑکے والوں کو کھانا کھلانا اور اس کو کھانا، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ (2) شادی کے موقع پر لڑکی والوں کو شادی ہال یا بینکوئیٹ میں فنکشن کرنا اس بنیاد پر کہ خاندان میں ہماری ناک نہ کٹے، کیا یہ شرعا درست ہے؟ (3) آج کل جو صورت حال بنی ہوئی ہے کہ لڑکے والے لڑکی کا عروسی جوڑا بناتے ہیں اور لڑکی والے لڑکے کا جوڑا بناتے ہیں، اس کو ضروری اور لازم سمجھتے ہیں، کیا یہ شرعا درست ہے؟ (4) لڑکی کی شادی کرنے کا سنت اور احسن طریقہ کیا ہے؟ اور رخصتی کے موقع پر لڑکے والوں کا دینی طرز عمل کیا ہونا چاہئے (5) شادی کے موقع پر مخلوط فنکشن میں ایسی خاتون کا شرکت کرنا جو پردہ کا خوب اہتمام کرنے والی ہے لیکن شوہر کا اصرار ہے کہ آپ نے اس فنکشن میں ضرور شرکت کرنی ہے تا کہ قطع رحمی کا سبب نہ بن جائے۔

مستفتی: معرفت مفتی تاج محمد

03003722174

****

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجوابُ حامداً و مصلّیاً

(1،2)۔۔۔شرعاً بارات کا کھانا نہ سنت ہے، نہ مستحب، بلکہ صرف جائز ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اعتدال کے ساتھ کچھ لوگ نکاح کے موقع پر لڑکی کے گھر چلے جائیں (جس میں لڑکی کے باپ پر کوئی بار نہ ہو) اور لڑکی کے والدین اپنی بچی کے نکاح کے فریضے سے سبکدوش ہونے کی خوشی میں اپنی دلی خواہش سے ان کی اور اپنے دوسرے عزیزوں، دوستوں کی دعوت کر دیں، اور اسے نکاح کا لازمی حصہ یا سنّت نہ سمجھیں، تو یہ مباح کہلائے گا، اور آنے والے مہمانوں کا اکرام سمجھا جائے گا، لیکن شرط یہ ہے کہ سب خلوص اور اپنی استطاعت کی حدود میں رہ کر کیا جائے، ریا اور نمود سے پرہیز کیا جائے، نیز کھلانے میں بھی زبردستی نہ کی جائے، اور اس میں منکرات و معاصی شامل نہ ہوں۔ (ماخوذ از تبویب، 8:24)

(3) لڑکی والوں کا لڑکے کا اور لڑکے والوں کا لڑکی کا جوڑا بنوانے میں شرعا کوئی قباحت نہیں، فی نفسہ مباح ہے بشرطیکہ اس کو لازم اور ضروری نہ سمجھا جائے، اور فریقین میں سے کسی پر بار نہ ہو۔

Scanned with CamScanner

(4)لڑکی جب بالغ ہوجائے تواس کی رضامندی کے ساتھ اس کا نکاح دو مردوں یا ایک مرد اور دو خواتین کو گواہ بنا کر ایسے شخص سے کر دیا جائے جو شرعی اعتبار سے اس کا کفو(ہم پلہ)ہو،اور گواہ مسلمان ہوں جو ایجاب وقبول کو سن اور سمجھ رہے ہوں،اور اگر استطاعت ہو تو چھوارے بھی تقسیم کر دیں۔

اور مسجد میں نکاح پڑھنا سنت ہے،اور نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا مستحب ہے۔

شریعت نے رخصتی کا کوئی ایسا عمل متعین نہیں کیا جس کے خلاف کرنے سے کوئی گناہ ہو،لڑکی والے اپنی لڑکی کو خود لڑکے کے گھر چھوڑ آئیں یا لڑکے والے لڑکی کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے جائیں،دونوں طرح جائز ہے،البتہ کوئی ایسی شرط رکھنا جس سے دوسرے فریق کو مشقت ہو درست نہیں۔

(5)ایسی تقاریب میں جن میں بے پردگی کا ہونا یقینی ہو شرکت کرنا اور شوہر کا اپنی بیوی کو اس میں شرکت کرنے پر مجبور کرنا جائز نہیں۔

للمسئلة الاولی والثانية

کمافی سنن ابی داؤد(169/2)مط:لدھیانوی:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال:قال رسول الله ﷺ:اذادعا احدکم اخاه فلیجب عرسا کان او نحوه

وفی بدائع الصنائع(512/6)مط:دارالکتب العلمية:

رجل دعی الی الولینةاوطعام وھناک لعب اوغنا،جملة الکلام فیه ان ھذافی الاصل لایخلومن احدالوجھین:ام ان یکون عالماان ھناک ذاک واماان لم یکن عالمابه،فان کان عالمابه،فان کان من غالب رایه انه یمکنه التغییر،یجیب،لان اجابة الدعوة مسنونة------وان کان غالب رایه لایمکنه التغییر،لاباس بالاجابة لماذکرنا ان اجابة الدعوة مسنونة۔ولاتترک السنة لمعصیة توجد من الغیر.

وفی ردالمحتار(574/9)مط:رشیدية:

لودعی الی دعوة فالواجب الاجابة ان لم یکن ھناک معصية ولابدعة.

للمسئلة الثالثة

وفی القرآن الکریم(البقرة/177):

واتی المال علی حبه ذوی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل والسآئلین وفی الرقاب.

وفی سنن ابی داؤد(143/2)مط:لدھیانوی:

عن عائشة رضی اللہ عنہا:ان النبی ﷺ کان یقبل الھدیة ویثیب علیھا.

وفی ردالمحتار(567/8)مط:رشیدية:

قبولھا سنة،قال ﷺ:تھادواتحابوا.

للمسئلة الرابعة

وفی مشکاة المصابیح(271/2)مط:قدیمی کتب خانة:

عن عمربن الخطاب وانس بن مالک عن رسول الله ﷺ قال فی التوراة مکتوب من بلغت ابنته اثنتی عشرة سنة ولم یزوجھا فاصابت اثما فاثم ذلک علیه.

Scanned with CamScanner

وفی مرقاۃ المفاتیح(273/6)مط:رشیدیۃ:

(وعن عمربن الخطاب وانس بن مالک عن رسول اللهﷺقال فی التورۃ مکتوب من بلغت ابنته اثنتی عشرۃ سنۃ ولم یزوجھا)ای ووجدلھاکفؤا(فاصابت اثما)ای ماأثم به من الفواحش(فاثم ذلک)ای اصابتھا(علیه)ای علی ابیھا.

وفی ردالمحتار(155/4)مط:رشیدیۃ:

(ولاتجبرالبالغۃ البکرعلی النکاح)لانقطاع الولایۃ بالبلوغ(فاب استأذنھاھو)ای:الولی وھوالسنۃ(اووکیلہ اورسولہ اوزوجھا)ولیھا واخبرھارسولہ اوفضولی عدل(فسکتت)عن ردہ مختارۃ(اوضحکت غیرمستھزئۃ اوتبسمت اوبکت بلاصوت)فلوبصوت لم یکن اذناولاردا حتی لورضیت بعدہ انعقد.

وفی سنن ابن ماجۃ(241)مط:لدھیانوی:

عن مسروق عن عائشۃ وام سلمۃ رضی اللہ عنہما،قالتا:أمرنارسول اللہﷺان نجھزفاطمۃ حتی ندخلھاعلی علی،فعمدناالی البیت،ففرشناہ ترابالینامن اعراض البطحاء،ثم حشونامرفقین لیفا،فنفشناہ بایدینا،ثم اطعمناتمراوزبیبا،وسقیناماءعذبا،وعمدناالی عودفعرضناہ فی جانب البیت لیلقی علیہ الثوب ویعلق علیہ السقاءفمارایناعرسااحسن من عرس فاطمۃ.

للمسئلۃ الخامسۃ

وفی القرآن الکریم(المائدۃ/2):

وتعاونواعلی البروالتقوی ولاتعاونواعلی الاثم والعدوان.

وفی صحیح البخاری(625/2)مط:قدیمی کتب خانۃ:

عن علی ان النبیﷺبعث جیشاوامرعلیھم رجلافاوقدنارافقال ادخلوھافارادواان یدخلوھافقال آخرون انمافررنامنھافذکرواذلک للنبیﷺفقال للذین ارادواان یدخلوھالودخلوھالم یزالوافیھاالی یوم القیامۃ وقال للآخرین لاطاعۃ فی معصیۃ اللہ انماالطاعۃ فی المعروف.

وفی بدائع الصنائع(512/6)مط:دارالکتب العلمیۃ:

رجل دعی الی الولیمۃ اوطعام وھناک لعب اوغنا،جملۃ الکلام فیہ ان ھذافی الاصل لایخلومن احدالوجھین:ام ان یکون عالماان ھناک ذاک واماان لم یکن عالمابہ،فان کان عالمابہ،فان کان من غالب رایہ انہ یمکنہ التغییر،یجیب،لان اجابۃ الدعوۃ مسنونۃ------وان کان غالب رایہ لایمکنہ التغییر،لاباس بالاجابۃ لماذکرناان اجابۃ الدعوۃ مسنونۃ-ولاتترک السنۃ لمعصیۃ توجدمن الغیر.

الجواب صحیح
بندہ محمد نعیم عفا اللہ عنہ
۶/جمادی الثانی/۱۴۴۳ھ
10/جنوری/2022ء

الجواب صحیح
بندہ محمد یوسف عباس عفا اللہ عنہ
۶/جمادی الثانی/۱۴۴۳ھ
10/جنوری/2022ء

الجواب صحیح
فرحان فیروز
بندہ فرحان فیروز عفا اللہ عنہ
۶/جمادی الثانی/۱۴۴۳ھ
10/جنوری/2022ء

واللہ اعلم بالصواب
بندہ محمد خزیمہ غفرلہ ولوالدیہ
مرکز الافتاء والارشاد غرفۃ السالکین کراچی
۶/جمادی الثانی/۱۴۴۳ھ
10/جنوری/2022ء

مرکز الافتاء والارشاد

حوالہ نمبر: [illegible]
مؤرخہ: [illegible]